مطبوعات اشاعت اسلام ٹرسٹ ۔ ——— ۴۶

پیاری نظمیں

حصّہ اوّل

بچّے بچیوں کے لیے

مُرتّبہ

افضل حسین

ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ٹی

مرکزی مکتبہ اسلامی ۔ دہلی

مطبوعات اشاعت اسلام ٹرسٹ — ۴۶

نام کتاب : اچھی نظمیں اوّل

از : افضل حسین

ناشر : مرکزی مکتبہ اسلامی ۱۳۵۳ چتلی قبر دہلی ۶

اشاعت :

بار اوّل : ۱۹۹۰ء ۴۰۰۰

بار دوم : ۱۹۹۲ء ۲۰۰۰

قیمت ۲/۵۰

مطبوعہ : ہندوستان آفسیٹ پریس

• بسم اللہ الرحمٰن الرحیم •

بچّوں سے

پیارے بچّو! ہم نے پیاری پیاری نظموں کی چار کتابوں کا ایک سیٹ تیار کیا ہے، ان میں یہ ایک کتاب تمہارے ہاتھ میں ہے۔ ان کتابوں میں تمہارے لیے بہت سی اچھی اچھی نظمیں ہیں۔ امید ہے تم انہیں پسند کرو گے۔ نظمیں بلند آواز سے پڑھنے کے لئے ہوتی ہیں۔ اسی میں لطف بھی آتا ہے اور اثر بھی ہوتا ہے۔ چاہے تنہا پڑھو، یا دو تین بچّوں کے ساتھ، تم اپنی پسند کی بہت سی نظمیں زبانی یاد کرلو اور بلند آواز سے اپنے اجتماعات یا ساتھیوں کی مجلسوں میں سنایا کرو۔

ان کتابوں کی ترتیب میں۔

تمہاری دلچسپی کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔

ایسی نظمیں منتخب کی گئی ہیں جن کی زبان بہت ہی آسان ہے۔

اگر کہیں مشکل الفاظ آگئے ہیں تو آخر میں ان کے معنی لکھ دیے گئے ہیں۔

یہ نظمیں دل چسپ اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ تمہارے لئے مفید بھی ہیں۔ امید ہے ان سے تمہارے ذہن اور عادات، و اطوار پر اچھا اثر پڑے گا۔

بحریں ایسی ہیں کہ پڑھنے والوں اور سننے والوں دونوں کو لطف آئیگا۔

اِن کتابوں میں جن شاعروں کی یہ پیاری پیاری نظمیں لکھی گئی ہیں، آؤ ہم سب اُن کا شکریہ ادا کریں اور اُن کے لئے دعائے خیر بھی —

افضل حسین

(پٹنہ)

۱۰ نومبر ۱۹۵۸ء

پیاری نظمیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



چڑیوں کا پیغام

صبح سویرے نور کے تڑکے
نیند کھلی ننّھے خالد کی
اُس نے دیکھا
ایک تماشا
اک چڑیا تھی ننّھی منّی
ہار سنگھار کی ڈال پہ بیٹھی
چوں چوں چوں چوں
بول رہی تھی

کانوں میں رس گھول رہی تھی
اُس کا گانا بڑا سہانا
خالد بولا
پیاری چڑیا
ننھی منّی نیاری چڑیا
تو میرے گھر پیڑ کے اوپر
روز سویرے
کیوں آتی ہے
چوں چوں چوں چوں کیا گاتی ہے
آج مجھے یہ بات بتادے
چوں چوں کا
مطلب سمجھادے
بولی چڑیا "واہ رے بھیّا
تم نے اتنی بات نہ سمجھی"
کیوں آتی ہوں
کیا گاتی ہوں
بھیّا میرے روز سویرے

نیند سے اٹھ کے سب سے پہلے
یہ جو چوں چوں چوں
گاتی ہوں میں
رب کی حمد سناتی ہوں
رب وہ ہمارا خالق پیارا
مالک سب کا
آقا سب کا
حاکم سب کا راجہ سب کا
قدرت والا رحمت والا
روح بدن میں
ڈالنے والا
ہم کو تم کو پالنے والا
حمد خدا کی کیوں نہ کروں میں
گاؤں نہ کیوں میں
چوں چوں چوں چوں
میرا ہر دم کام یہی ہے
تم کو بھی پیغام یہی ہے

——— داشعر رام نگری؛

پیارے نبیؐ

احمدؐ پیارے نبیؐ ہمارے
عبدُاللہ کے راج دُلارے
بن کر آئے رحمتِ عالم
صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

چاند عرب کے رہبر سب کے
لیجیے ان کا نام ادب سے
آں حضرتؐ ہیں بڑے مکرّم
صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

لائے قرآں رب کا فرماں
دنیا بھر پر اُن کا احساں

وہ ہیں سب کے محسنِ اعظم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

دین سکھایا نیک بنایا
ظلم مٹایا ایک بنایا
ہوگیا باطل درہم برہم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

جب بھی بچّو ذکرِ نبی ہو
درود بھیجو سلام بھیجو
فرشتے بھیج رہے ہیں پیہم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

یارب! ہم کو فکر یہی ہے
سب بن جائیں اُن کے پیرو
صرف وہی ہیں سرورِ عالم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

ننّھا بھیّا

گھر بھر میں ہے سب کا پیارا — سب کا پیارا اور دُلارا
پیار کریں اور چومیں اُس کو — گود میں اپنی سب لیں اُس کو
خوب اچھالیں اور ہنسائیں — چٹ چٹ سب لیں اس کی بلائیں
وہ بھی سب کو خوب لُبھائے — آغوں کر کے گود میں جائے
اترے اور چڑھے پھر اترے — کھیل کرے یوں شام سویرے
روتے روتے اک دم ہنس دے — ہنستے ہنستے اک دم رو دے
روئے وہ تو دوڑیں ہم سب — کھِل کھِل کر وہ خوب ہنسے تب
کبھی کھلونا اپنا توڑے — کچھ سوچے پھر بیٹھ کے جوڑے
جوڑ نہ پائے تو پھر پٹکے — غور سے اس کو دیکھے بھالے
جو کچھ پائے منھ میں رکھ لے — کھٹی میٹھی چیز ہو چاہے
کہاں تک اُس کا حال بتاؤں — میرے گھر آؤ تو دکھاؤں

شکر میں کرتا ہوں اس رب کا
جس نے پیارا منا بخشا

پریمی کلکتہ

میٹھی لوری

سعید بریلوی

لاڈلے باپ کے امّاں کے دلارے سو جا
اے مری آنکھ کے تارے مرے پیارے سو جا

گود میں روز جو راتوں کو سلاتی ہے تجھے
میٹھی وہ نیند تری دیکھ بلاتی ہے تجھے

سو لے جب تک نہیں آتے ہیں ترے کام کے دن
اور دو چار برس ہیں ابھی آرام کے دن

پھر تو یہ فکر پڑے گی کہ سبق یاد کروں
مفت سو سو کے نہ یوں وقت کو برباد کروں

ہوگا اس ننھے سے دل پر ترے فکروں کا ہجوم
دن تو دن رات کو بھی چین سے سونا معلوم

دیکھ اس گود میں آرام لیا ہے تو نے
لاج اس دودھ کی رکھنا جو پیا ہے تو نے

ڈگمگائے رہِ انصاف سے ہرگز نہ قدم
کسی دشمن پہ بھی جائز نہ رہے ظلم و ستم

لے بہت دیر ہوئی اب مجھے گاتے ہو جا
اے مرے چاند مرے نیند کے ماتے، سو جا

اُمنگ

سحر رام پوری

سب کو ہے چین سا سب کو ہے آسرا
میں ہوں چھوٹا تو کیا؟
آتی ہے جب کلی بنتی ہے پھول بھی
میں ہوں چھوٹا تو کیا؟
ننّھی سی بوند سے کتنے دریا بہے؟
میں ہوں چھوٹا تو کیا؟
ہلکی ہلکی پھوار لاتی ہے کیا بہار
میں ہوں چھوٹا تو کیا؟
ایک چیونٹی ارے! اور ہاتھی مرے؟
میں ہوں چھوٹا تو کیا؟
اک گلہری اٹھے ٹکڑے پتھر کرے؟
میں ہوں چھوٹا تو کیا؟

امّاں جان

حفیظ جالندھری

تو میری امّاں ہے پیاری
میں تیری بیٹی ہوں دُلاری

تو نے اپنے سکھ کی دنیا
مجھ پر سے صدقے میں اُتاری

میرے بچپن کی ہر آفت
تیری جان پہ آئی ساری

جس دم میرا کان بھی دُکھّا
تو نے جاگ کے رات گذاری

تو نے میرے کپڑے دھوئے
تو نے میری مانگ سنواری

میری چُنری اور کرتی پر
ٹانکا، گوٹہ اور کناری

میرے چاؤ کیے سب پورے
منگوادی گڑیا کی پٹاری

تو نے مجھ کو بات سکھائی
تو نے میری ذات سدھاری

ساری عمر کروں گی اب میں
پیاری تیری خدمت گاری

تیری طرح سے ہو جاؤں گی
تجھ پر سے میں واری امّاں

میری امّاں، پیاری امّاں

حکم ترے آنکھوں پہ اٹھاؤں
تو جو کہے میں کر کے دکھاؤں

لا میں تیری مانگ سنواروں
لا میں تیرے بال بناؤں

تو دھندوں میں تھک جاتی ہے
لا میں تیرے پیر دباؤں

لا میں اٹھالوں، لا میں اٹھالوں
روتے بھیّا کو، بہلاؤں

اپنی چیزیں اس کو دیدوں
اپنے ہاتھوں ہی سے کھلاؤں

سِل بٹّے پہ مسالہ پیسوں
لا چولھے میں آگ جلاؤں

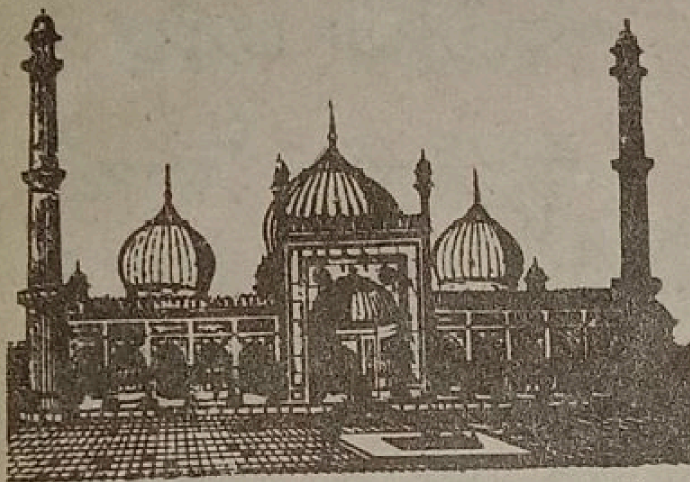
برتن دھوؤں، آٹا گوندھوں
ننھی سی ٹکیہ بھی پکاؤں

تو کھالے اور ابّا کھالیں
سب کھالیں تو میں بھی کھاؤں

تو مرتی تھی میرے بدلے
تیرے بدلے میں مرجاؤں

تیری ہی مانند کروں میں
ساری کارگذاری امّاں

میری امّاں، پیاری امّاں



ننھّا نمازی

وہ ہو چلا سویرا، وہ رات جا رہی ہے
وہ صبح کی اذاں کی آواز آرہی ہے
امّی اٹھو سفیدی ہر سمت چھا رہی ہے
اے میری اچھی امّی، اے میری پیاری امّی

ابّو کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی

چولھے پہ دیگچی میں پانی ذرا چڑھا دو
دانتوں کو صاف کر لوں، مسواک بھی اٹھا دو
کیسے کروں وضو میں، اچھی طرح بتا دو
کپڑے بھی صاف ستھرے پہنا دو جلدی جلدی
ابّو کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی

یہ نرم نرم سوئٹر، یہ گرم گرم ٹوپی
دستانے بھی ہیں اونی، جرّاب بھی ہیں اونی
مفلر بھی ہے نیا سا، چادر بھی خوب موٹی
سردی نہیں لگے گی، سچ کہہ رہا ہوں امّی
ابّو کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی

"الحمد"، "قل ھو اللہ" فر فر کہو سنا دوں
"سبحانک اللھم" لکھ کر کہو دکھا دوں
کے فرض ہیں وضو میں یہ بھی کہو بتا دوں
کر لوں گا یاد اسے بھی جو کچھ رہا ہے باقی
ابّو کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی

جب فرض با جماعت میں پڑھ چکوں گا امّی
پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر مانگوں گا میں دعا بھی

ساری برائیوں سے مجھ کو بچا الٰہی
بن جاؤں میں نمازی بن جائیں سب نمازی
ابّو کے ساتھ مسجد جاؤں گا آج میں بھی

ابوالمجاہد زاہد

قرآن کا شوق

جو جھم جھم ہا ہے اس کا جُزدان اماں
تو ہے جلد لی بھی عجب شان اماں

میں اس کو پڑھوں گی اسی آن امّاں
یہی اپنا ہے دین و ایمان امّاں
دکھادو ذرا اپنا قرآن اماں

یہ بس دھانی جزدان کیا ہی بھلا ہے
بسا میری آنکھوں میں دل میں کھُبا ہے

نہ ہے اس میں ۔رل اور سلوٹ ذرا ہے
بنا ٹھیک اور چست اچھّا بِلا ہے
دکھادو ذرا اپنا قرآن امّاں

غضب جلد بھی اس کی اچھی بنی ہے
یہ پھول اور بوٹوں سے کیسی سجی ہے
سنہری روپہلی جو جدول کھنچی ہے
چمک میں وہ ہیرا دمک میں گنی ہے
دکھادو ذرا اپنا قرآن اماں

مجھے اس کے معنیٰ بتادینا، اچھی
جو مطلب ہو وہ بھی جتادینا، اچھی
غرض اس طرح سے پڑھادینا اچھی
کہ بس گھول کر ہی پلادینا اچھی
دکھادو ذرا اپنا قرآن اماں

میں دیکھوں گی انمول بولوں میں کیا ہے
کہ جن کی تلاوت میں یہ کچھ مزا ہے
عجب اس کے لفظوں میں جادو بھرا ہے
کہ دل لوٹتا ہے جگر لوٹتا ہے
دکھادو ذرا اپنا قرآن اماں

سحر کو میں اٹھ کر وضو جب کروں گی
تو کھولوں گی قرآں ہوا اس کی لونگی

خوشی سے نہ کیوں اَیلی گیلی پھروں گی
خدا کی عبادت سے پھولوں پھلوں گی

دکھا دو ذرا اپنا قرآن امّاں

مرے پیارے ابّا بھی خوش ہونگے سن کر
کہ اتنی سی جان اور قرآن ازبر
دعائیں مجھے دیں گے دل سے وہ اکثر
چڑھے ننھی پروان عزت ہو گھر گھر

دکھا دو ذرا اپنا قرآن امّاں

ــــــــ ماخوذ

اِفطار کی بہاریں

گھنگھنی ہے ایک جانب، اک سمت پھلکیاں ہیں
کیا خوب ہیں کچالو، کیا ہی پکوڑیاں ہیں

رمضان میں ہیں کیا کیا اِفطار کی بہاریں
کیلا بھی سنترہ بھی، اور دال موٹھ بھی ہے

چٹنی تو دیکھئے گا، کیا چٹ پٹی بنی ہے
رمضان میں ہیں کیا کیا افطار کی بہاریں
شربت یہ ٹھنڈا میٹھا، یہ گرم گرم حلوا
کیا کیا کوئی گنائے، سب ہے دیا خدا کا
رمضان میں ہیں کیا کیا افطار کی بہاریں
افطار کر رہے ہیں، والد بھی، والدہ بھی
نُصرت، نصیر، ناصر، خالد بھی، خالدہ بھی
رمضان میں ہیں کیا کیا افطار کی بہاریں
رمضان میں ہمیں اک، افطار کی خوشی ہے
پھر آخرت میں رب کے دیدار کی خوشی ہے
رمضان میں ہیں کیا کیا افطار کی بہاریں

مائل خیرابادی ———



گوٹے کی چُنری

حفیظ جالندھری

دیکھ بُوا، میری گوٹے کی چُنری

آہا جی گُل ناری چُنری
رنگ رنگیلی پیاری چُنری
ململ کی اک تاری چُنری
نازک نازک ساری چُنری

دیکھ بُوا، میری گوٹے کی چُنری

اُمّی کے کچھ جی میں آیا
گوٹے کا اک تھان منگایا
چُنری پر سارا چپکایا
ہر کونے پر پھول بنایا

دیکھ بُوا، میری گوٹے کی چُنری

لچکا ہے ہاتھوں میں لچکتا
گوٹا ہے کُندن سا دمکتا
روشنی میں کیسا ہے چمکتا
ہاتھ لگانے سے ہے مَسکتا

دیکھ بُوا، میری گوٹے کی چُنری

اس کو خراب ہونے نہ دوں گی
بیٹھوں گی تو سنبھال رکھوں گی
گھر میں جاکر رکھ چھوڑوں گی
اور تہوار کے دن اوڑھوں گی

دیکھ بُوا، میری گوٹے کی چُنری

بھولے بچوں کی عید

مائل خیر آبادی

عید کے دن کچھ چھوٹے بچے
بھولے بھالے سیدھے سادے
ایک جگہ پر آ کر بیٹھے
اپنی جانچ لگے سب کرنے
آپس میں یوں بولے بچے
کس نے کتنے روزے رکھے
سب سے پہلے بولا "دارا"
میں نے رکھے پورے بارہ
صفو بولی "میرے تیرا"
تم سے ایک زیادہ رکھا
بانو بولی میرے چھ ہیں
بھائی دارا سے آدھے ہیں
ہوں بھی تو میں چھوٹی اُن سے
اسی لئے کم روزے رکھے
یوں ہی تھے سب کہتے جاتے
اپنے روزے گنتے جاتے
سنتا تھا سب بیٹھا منا
سوچ کے یوں وہ سب سے بولا
میں نے بھی رکھے ہیں روزے
تم سب سے ہیں زیادہ میرے
سب بولے تم نے کب رکھے
وہ بولا میں نے سب رکھے
اک اک دن میں دو دو روزے
صفو میرے گنو تو روزے
منا کی یہ باتیں سن کر
خوب ہنسے خوش ہو کر بچے
عید تو سچ مچ بچوں کی ہے
یا پھر روزہ داروں کی ہے



رس کی کھیر

خلیل محمودی

ایک روز کی بات ہے بھائی
پہلے رس کا میل نکالا
دیگچی پھر چولھے پہ چڑھائی
ڈالے رس میں چاول ستھرے
پچھ پچھ کر کے پکتی جاتی
چاول بولو کس نے بنایا
پک کر جب تیار ہوئی تو
خوش ہو کر ہم سب نے کھائی

رس کی ہم نے کھیر پکائی
اور پتیلی میں پھر ڈالا
اُس کے نیچے آگ جلائی
اور چلایا دھیرے دھیرے
ہم سب سے یہ کہتی جاتی
کھیت میں گنا کس نے اگایا
تحفہ دیا پڑوسن بی کو
کھیر پڑوسن کو بھی بھائی

شکر ہے اس اللہ کا بھائی
جس نے ہم کو کھیر کھلائی



شرارت

ماہر القادری

سنو ایک پلا تھا بیمار سا
سڑک کے کنارے تھا بیٹھا ہوا
شریر ایک لڑکا وہاں آگیا
اسے جو وہ پلا دکھائی دیا
وہیں سے اٹھائی بڑی ایک اینٹ
لگا تاکنے پھر نشانہ وہ ڈھیٹ
بڑے زور سے اینٹ ماری اسے
بہت ہی لگا زخم کاری اُسے
وہ کمزور تھا، اور بیمار تھا
لگی چوٹ اس کے تو چلا اٹھا
وہیں ماں بھی پلے کی موجود تھی
وہ غرا کے جھٹ سے جھپٹ ہی پڑی
تو پھر اُس نے لڑکے کو کاٹا بہت
بھنبھوڑا بہت اور نوچا بہت
جو یہ حال دیکھا تو انساں کئی
لگے کرنے دھت دھت تو جاں بچ گئی

شرارت سے پھر توبہ لڑکے نے کی
نصیحت سدا کے لئے ہو گئی



چوری کے لڈّو

وہ آ رہے ہیں ابّو
اب تو پٹو گے بچّو!

لڈّو چرا کے لائے تم آج گھر سے توبہ
دل میں تمھارے کچھ بھی خوفِ خدا نہیں کیا،
امّی سے مانگ لیتے چوری میں کیا مزہ تھا؟

وہ آ رہے ہیں ابّو
اب تو پٹو گے بچّو!

آنکھیں بنا بنا کر مجھ کو ڈرا رہے تھے
چوٹی پکڑ کے میری تھپّڑ دکھا رہے تھے
چوری میں اپنی میرا حصّہ لگا رہے تھے

وہ آ رہے ہیں ابّو
اب تو پٹو گے بچّو!

چوری وہی کرے گا جو ہو خراب لڑکا

میں سوچتی ہوں بھیّا
کیا آج تم کو سوجھا
جیسا کیا ہے ویسا
بھگتو میاں، اُجھے کیا
وہ آ رہے ہیں ابّو
اب تو پٹو گے بچّو!

غُرّا رہے تھے مجھ پر
اب کیوں منا رہے ہو
کیوں منھ بسورتے ہو
آنسو بہا رہے ہو
ابّو کو دیکھ کر اب
کیوں سٹ پٹا رہے ہو
وہ آ رہے ہیں ابّو
اب تو پٹو گے بچّو!

ابوالمجاہد زاہد

نکٹا بندر

ماخوذ

ایک قصّہ نیا سنائیں ہم
آؤ بچّو تمھیں ہنسائیں ہم
ایک نائی تھا جس کا سندر نام
جا رہا تھا وہ کر کے گھر کا کام
دن تھے گرمی کے اور گھر تھا دُور
ہو گیا تھا وہ تھک کے چور اچور
راہ میں اک درخت جب دیکھا
اس کے سایے میں جا کے بیٹھ گیا

اپنی کِسبَت کو اس نے پاس رکھا
ایک بندر تھا پیڑ پر بیٹھا

اترا آہستہ اور کسبت سے
اُسترا اک نکال کر جھٹ سے

پیڑ پر چڑھ گیا اسے لے کر
جا کے بیٹھا وہ اونچی ڈالی پر

نائی نے جس گھڑی یہ دیکھی بات
کھولا اک اُسترا بڑھا کر ہاتھ

ناک پر اپنی الٹا رکھ کے اسے
رگڑا منھ اونچا کر کے ہنس ہنس کے

نقل بندر ہر اک کی ہے کرتا
اس نے بھی جلد اُسترا کھولا

کیا سمجھ اس کو الٹے سیدھے کی
ناک پر سیدھا رکھ لیا جلدی

اُسترا تیز تھا جوں ہی رگڑا
ناک کا دور ہو گیا جھگڑا

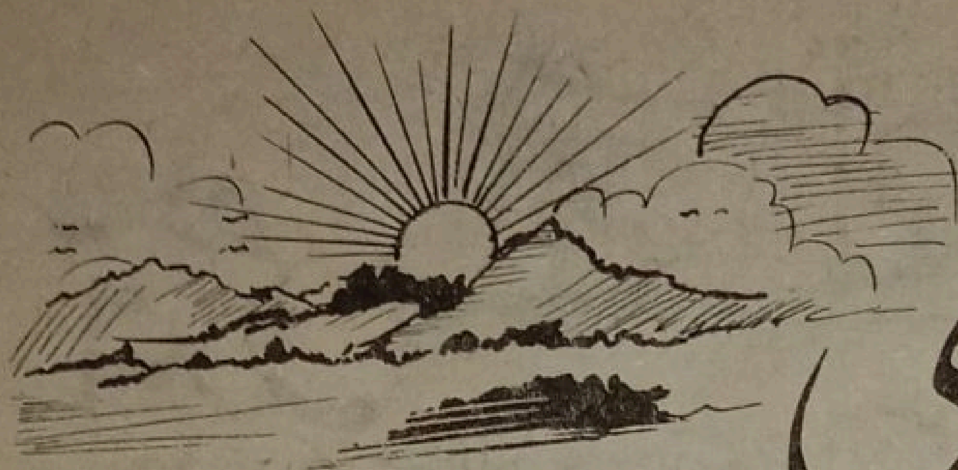
رہ گئی اس کی ساری مکّاری
نقل میں ناک کٹ گئی ساری

ہاتھ سے اُسترا گرا کھٹ سے
نائی نے وہ اٹھا لیا جھٹ سے

یہ کہانی نہیں ہنسی کے لیے
ہے سبق اس میں آدمی کے لیے

بھول کر ریس کا نہ لینا نام
ورنہ ہووے گا ایسا ہی انجام





گرمی

اسمٰعیل میرٹھی

مئی کا آن پہونچا ہے مہینا　　بہا ایڑی سے چوٹی تک پسینا

بجے بارہ تو سورج سر پہ آیا　　ہوا پیروں تلے پوشیدہ سایا

چلی لو اور تراقے کی پڑی دھوپ　　لپٹ ہے آگ کی گویا کڑی دھوپ

زمیں ہے یا کوئی جلتا توا ہے　　کوئی شعلہ ہے یا پچھوا ہوا ہے

در و دیوار ہیں گرمی سے تپتے　　بنی آدم ہیں مچھلی سے تڑپتے

پرندے اڑتے ہیں پانی پہ گرتے　　چرندے بھی ہیں گھبرائے سے پھرتے

درندے چھپ گئے ہیں جھاڑیوں میں　　مگر ڈوبے پڑے ہیں کھاڑیوں میں

نہ پوچھو کچھ غریبوں کے مکاں کی　　زمیں کا فرش ہے چھت آسماں کی

نہ پنکھا ہے نہ ٹٹی ہے نہ کمرہ　　ذرا سی جھونپڑی محنت کا ثمرہ

امیروں کو مبارک ہو حویلی
غریبوں کا بھی ہے اللہ بیلی

آندھی

رات ہوئی تاریکی چھائی
میٹھی نیند سبھی کو بھائی

منّو سویا آپا سوئیں
ابّا سوئے امّی سوئیں

آدھی رات ہوئی جب سوتے
خرخر خرخرّاٹے بھرتے

چپکے چپکے آندھی آئی
گرد غبار اڑاتی لائی

چلیں ہوائیں سُر سُر سُر سُر
کاغذ اُڑ گئے پُھر پُھر پُھر پُھر

کھڑ، کھڑ، کھڑ پتّے کھڑکے
ڈرنے والوں کے دل دھڑکے

بجنے لگے کواڑے کھٹ کھٹ
گھر والے سب جاگے جھٹ پٹ

کھٹ پٹ سن کر منّو جاگا
اٹھ کر جھٹ پٹ اندر بھاگا

آندھی نے پھر زور دکھایا
پھونس کا چھپّر دور گرایا

ٹین اڑائی پیڑ گرائے
کھپرے بھی چھت کے سرکائے

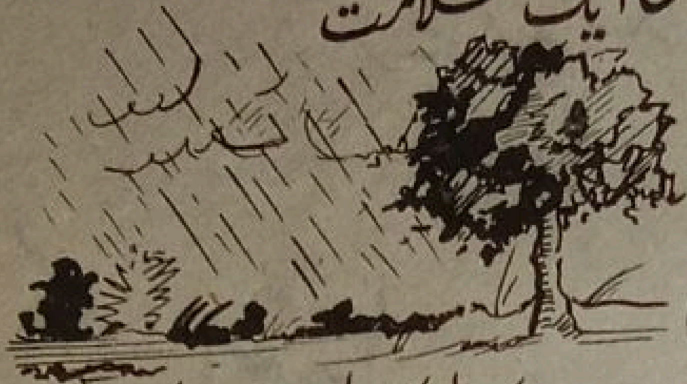
شاخیں ٹوٹیں تڑ تڑ تڑ تڑ
بادل گرجے گڑ گڑ گڑ گڑ

بجلی چمکی چم چم چم چم
بوندیں ٹپکیں کم کم تھم تھم

لیکن وہ بوندیں تھیں کیسی
پَٹ پَٹ پَٹ پَٹ اولے جیسی

ہیبت سے سب کانپ رہے تھے
مارے ڈر کے ہانپ رہے تھے
رو کر کرنے لگے دعائیں
تھوڑی دیر میں ٹلیں بلائیں
آندھی کیا ہے جان کی آفت
قہرِ خدا کی ایک علامت





برسات

کیا آیا برسات کا موسم
کالی کالی رات کا موسم
رم جھم رم جھم پانی برسا
بجلی چمکی، بادل گرجا
جل تھل ہو گئے ندی نالے
چھائے بادل کالے کالے
مست ہوا کے جھونکے آئے
مست جہاں کو کرتے آئے
مینڈک نکلے پیلے کالے
ٹر ٹر ٹر ٹر کرنے والے

جھوم رہی ہے ڈالی ڈالی
چھائی ہے ہر سو ہریالی
نکھرا ہر اک پیڑ کھڑا ہے
پھولوں سے گلزار بھرا ہے
بیلا پھولا، جوہی پھولی
چمپا اور چنبیلی، پھولی
رنگ برنگے نیارے نیارے
پھول کھلے ہیں پیارے پیارے
گیت رسیلے گائیں چڑیاں
پیڑ پر آئیں جائیں چڑیاں

مور وہ دیکھو بن کے اندر ناچ رہا ہے پر پھیلا کر
رات میں جگ مگ جگنو چمکے دن میں ہر سو سبزہ لہکے
پانی سے آسودہ دھرتی
ہر شے حمد خدا کی کرتی

کوثر اعظمی

کیا بنوں

بنت مجتبیٰ مینا

میں جگ مگ کرتا چاند بنوں دل میرا مچلتا رہتا ہے
پر امی مجھ سے کہتی ہیں تم چاند بنے تو کیا حاصل
وہ صرف چمکتا رہتا ہے

میں ایک مہکتا پھول بنوں دل میرا مچلتا رہتا ہے
پر امی مجھ سے کہتی ہیں تم پھول بنے تو کیا حاصل
وہ صرف مہکتا رہتا ہے

بننا ہے تو بلبل کیوں نہ بنوں دل میرا مچلتا رہتا ہے
پر امی مجھ سے کہتی ہیں بلبل بھی بنے تو کیا حاصل
وہ صرف چہکتا رہتا ہے

یہ چیز بنوں، وہ چیز بنوں
دل میرا مچلتا رہتا ہے
تب امی مجھ سے کہتی ہیں
انسان بنو تو بات بھی ہے
وہ سب سے اچھا ہوتا ہے

وہ سب سے بہتر ہوتا ہے
وہ سب سے بڑھ کر ہوتا ہے
اللہ نے اُس کو علم دیا
وہ رب کی رضا پر چلتا ہے
وہ رب کا بندہ ہوتا ہے

یہ چاند ستارے پھول اور پھل
یہ باغ چمن، کھیتی، جنگل
ہر سمت اشارہ کر کر کے
ہر چیز دکھا کر کہتی ہیں
انسان بنو تو اچھا ہے

ترانہ

ابو البیان حماد

بچو! پیام حق کا سناتے ہوئے چلو
باتیں خدا کی سب کو بتاتے ہوئے چلو

کیوں چلتے چلتے بیٹھ گئے تھک کے راہ میں
اٹھو، قدم، قدم سے ملاتے ہوئے چلو

تم نیک بن کے ایک بنو ایک بن کے نیک

اور سب کو نیک و ایک بناتے ہوئے چلو

دنیا بھٹک رہی ہے اندھیرے میں دیر سے
ایمان کا چراغ دکھاتے ہوئے چلو

جاگے ہوئے ہیں جو انھیں تم اپنے ساتھ لو
جو سو رہے ہیں اُن کو جگاتے ہوئے چلو

ساتھی کوئی تمھارا کسی دم جو روٹھ جائے
ہر طرح سے تم اس کو مناتے ہوئے چلو

پھر سب تمھارے سامنے جھک جائیں گے ضرور
پیشِ خدا سروں کو جھکاتے ہوئے چلو

گم راہ ہونے پائے نہ کوئی جہان میں
تم سب کو سیدھی راہ دکھاتے ہوئے چلو

سچائی اور نیکی سے بھر دو جہان کو
تم جلد ہر بدی کو مٹاتے ہوئے چلو

مشکل جو پیش آئے تو ہمت نہ ہاریو!
روتے ہوئے دلوں کو ہنساتے ہوئے چلو

تم اپنے ساتھیوں کو بڑے ذوق و شوق سے
حمّادؔ کا ترانہ سناتے ہوئے چلو